5 ادائیگی کے طریقوں کا استحکام

5.1 خلاصہ

ادائیگی کے طریقے مؤثر اور کارگر ہونے سے نظمی اور عملی خطرات کم ہوجاتے ہیں، رقم کے لین دین پر آنے والی لاگت گھٹ جاتی ہے، مالی وسائل کے منصفانہ استعمال میں مدد ملتی ہے اور مالی منڈی زیادہ سیال اور مالی نظام مستحکم ہوتا ہے۔ ادائیگی کے طریقوں کی نگرانی کرنا مرکزی بینک کا اپنے اہداف کو پورا کرنے کے لیے اہم فریضہ ہے۔ اس مقصد کے لیے بینک ضوابطی فریم ورک بناتا ہے، پہلے سے موجود طریقوں کی مؤثر نگرانی کرتا ہے، یہ یقینی بناتا ہے کہ ان طریقوں میں بی آئی ایس کے بنیادی اصولوں کی پابندی کی جارہی ہے، اور برقی بینکاری کے جدید طریقوں اور بیرون ملک انسلاک (connectivity) کو فروغ دیتا ہے۔ ادائیگی کے طریقوں کا محفوظ اور کارگر ہونا بنیادی اہمیت رکھتا ہے جس کے لیے موجودہ اور زیر منصوبہ طریقوں کی نگرانی اور ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ مذکورہ مقاصد کو پورا کریں، اور جہاں ضرورت ہو ان میں ردوبدل کیا جاتا ہے۔ ادائیگی کے طریقوں کا شعبہ (پی ایس ڈی) ان مقاصد کے حصول کی خاطر نئی پالیسی بنانے اور فریم ورک کی نگرانی کے لیے وقتاً فوقتاً ہدایات اور گشتی مراسلے جاری کرتا رہتا ہے۔ 08-2007ء کے دوران اس سلسلے میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوئیں جن سے ملک میں ادائیگیوں کے طریقے مزید مستحکم ہوں گے۔

5.2 ادائیگی کے طریقوں اور رقوم کی برقی منتقلی کا ایکٹ 2007ء

ادائیگی کے طریقوں کے درست طور پر کام کرنے کے لیے مؤثر قانونی فریم ورک لازم ہے۔ ادائیگی کے طریقوں اور رقوم کی برقی منتقلی کو قانونی فریم ورک میں لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ان طریقوں اور رقوم کی برقی منتقلی کے ایکٹ 2007ء پر قابل قدر جوابی ردعمل فراہم کیا ہے جس سے ملک میں ادائیگی کے طریقہ کار کی تشکیل اور اس کے مزید استحکام کے لیے ٹھوس بنیاد مہیا ہوگئی۔ یہ ایکٹ ادائیگی کے طریقوں کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے مثلاً بروقت مجموعی چکتائی کا نظام، ادائیگی کے آلات، کلیئرنگ، رقوم کی برقی منتقلی، برقی بینکاری/ اے ٹی ایم، بارِ ثبوت، جرمانہ اور تعزیرات وغیرہ۔

5.3 بروقت مجموعی چکتائی کا نظام (آر ٹی جی ایس)

بروقت مجموعی چکتائی کے نظام وہ طریقے ہیں جن سے بینک ٹیلی مواصلات کی سہولتوں کے ذریعے ایک دوسرے کو بڑی بڑی ادائیگیاں بروقت کردیتے ہیں۔ یہ ادائیگیاں خام مجموعے کی بنیاد پر کی جاتی ہیں جن سے، بڑی مقدار والی خالص ادائیگیوں میں پائے جانے والے خطرات کم سے کم ہوجاتے ہیں۔ اس سے زری حکام کو یہ یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ مذکورہ خطرات ختم نہیں تو کم سے کم ضرور ہوگئے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بینک صارفین کو یہ سہولت مل جاتی ہے کہ وہ بڑی بڑی رقوم ایک بینک سے دوسرے بینک فوراً منتقل کرا کے اپنی سیالیت کو مکمل اور فوری طور پر استعمال کرلیں۔

ادائیگی کے طریقوں میں تبدیلیوں کے عالمی رجحانات اور ادائیگیوں کی منڈی میں نمو کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے 2002ء کے اوائل میں عالمی بینک کے تعاون سے بروقت مجموعی چکتائی کا نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نظام کو پاکستان میں 'بین البینک بروقت چکتائی کا پاکستانی طریقہ' (Pakistan Real-time Interbank Settlement Mechanism- PRISM) سے موسوم کیا گیا۔ اس سسٹم کے تحت بینکوں کے حکام اسٹیٹ بینک میں موجود اپنے اکاؤنٹس کو اپنے دفاتر میں بیٹھے بیٹھے کمپیوٹرائزڈ نیٹ ورک کے ذریعے بروقت آپریٹ کرسکیں گے (دیکھئے باکس 5.1)۔ اس نظام کے ذریعے بینک اسٹیٹ بینک میں موجود اپنے اکاؤنٹس میں بڑی بڑی رقوم کی آمدورفت (مثلاً بین البینک قرض گاری/ قرض گیری) کی فوری چکتائی کرسکیں گے بشرطیکہ اکاؤنٹ میں مطلوبہ رقم موجود ہو۔ بعض اوقات بینکوں کو اکاؤنٹ میں رقوم کی کمی کا عارضی طور پر سامنا ہوسکتا ہے، اس مشکل کو دور کرنے کے لیے سسٹم میں انٹراڈے ریپوز (intraday repos) دستیاب ہوں گے جو ضمانتی قرض گاری کی ایک صورت ہے۔ ایک متبادل یہ ہے کہ مطلوبہ سیالیت کی دستیابی تک سودے کو سسٹم میں زیرالتوا رکھا جاسکتا ہے۔

5.3.1 بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کا آغاز

اس نظام کی حساسیت اور نزاکت کے پیش نظر اور یہ یقینی بنانے کے لیے کہ تمام فریق چکتائی کے پرانے نظام سے نئے نظام کی طرف بلا دقت و دشواری منتقل ہوجائیں، یہ فیصلہ کیا گیا

کہ اس نظام کا آغاز مختلف مراحل میں کیا جائے تاکہ بینک نئے نظام سے خود کو رفتہ رفتہ ہم آہنگ کرلیں اور اسٹیٹ بینک کو بھی صورتحال کی نگرانی اور تعاون کی فراہمی میں سہولت حاصل رہے۔

بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کا افتتاح اسٹیٹ بینک کی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر یکم جولائی 2008ء کو وزیر اعظم پاکستان نے کیا۔39 رکن اداروں نے 2 جولائی 2008ء سے اپنی بڑی رقوم کی ادائیگیاں اس نئے نظام کے تحت شروع کردیں۔صورتحال کی نگرانی اور شرکا کی نئے نظام پر منتقل ہونے کی اہلیت کا جائزہ لینے کے بعد اس نظام میں دیگر خصوصیات مثلاً سرکاری تمسکات کی آن لائن خرید وفروخت کا اضافہ کردیا جائے گا۔

باکس 5.1: بین البینک بروقت چکتائی کے پاکستانی طریقے (PRISM) کی اہم خصوصیات

☆ 39 کمرشل بینک اور ترقیاتی مالیاتی ادارے 'پرزم' (PRISM) کے ابتدائی براہ راست شریک ارکان ہوں گے۔

☆ چکتائی کے واحد کھاتے کے ذریعے، شریک بینکوں کو اپنی بین البینک ادائیگیوں کی آن لائن نگرانی اور ان کی حیثیت (جیسے چکتا، زیر التوا، یا مسترد) جاننے کی سہولت حاصل ہوگی۔وہ اپنی ادائیگی کی ترجیح بھی بدل سکیں گے (بشرطیکہ لین دین زیر انتظار ہو)، جس کے باعث انہیں اپنے فنڈز پر زیادہ کنٹرول حاصل ہوگا۔

☆ اسٹیٹ بینک کے شعبہ جات بین البینک لین دین کی نگرانی کرسکیں گے اور ضرورت پڑنے پر فوری اقدام کرسکیں گے۔

☆ سرکاری تمسکات گروی رکھنے کے عوض بینکوں کو 'سیالیتِ امروز کی سہولت' (Intraday Liquidity Facility-ILF) دی جائے گی تاکہ ادائیگیاں فوراً چکائی جاسکیں۔

☆ گرڈلاک (Grid Lock) کے لیے نظام میں قطار کے انتظام کے طریقے بھی ہیں۔

☆ نظام میں سرکاری تمسکات کے جزدان بھی ہوں گے اور وہ ترسیل کے بدلے ادائیگی کے لیے تمسکات کے لین دین کا موازنہ اور یومیہ سیالیت کا انتظام کرسکیں گے۔

☆ نظام میں آئی ٹی کے سلامتی سے متعلق اجزا بھی ہوں گے تاکہ ڈیٹا کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

☆ 'پرزم' سسٹم کو رواں طریقے سے چلانے کے لیے خردہ کلیئرنگ کا ''مرکزی کثیر الجہتی ارتباط'' (Centralized Multilateral Netting) بنیادی اور لازمی شرط تھی۔قبل ازیں، ملک بھر کی خردہ کلیئرنگ سرگرمیاں ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے اسٹیٹ بینک کے 16 فیلڈ آفسز میں طے کیے جاتے تھے۔اب نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (NIFT)، جو خردہ چیکوں کی کلیئرنگ کا ذمہ دار ادارہ ہے، کی مدد سے اسٹیٹ بینک نے ملک بھر میں کثیر الجہتی ارتباط اور چیکوں کی کلیئرنگ کا مرکزی چکتائی نظام شروع کردیا ہے۔

اہم سنگ میل

☆ کاروباری اور تیکنیکی ڈیزائن کو حتمی صورت دینا

☆ ٹیلی مواصلات اور آئی ٹی انفرااسٹرکچر کا قیام

☆ اسٹیٹ بینک میں اندرونی استعمال سے ہم آہنگ انٹرفیسز کی تیاری

☆ ایک قانونی فریم ورک (نظامِ ادائیگی اور ای ایف ٹی ایکٹ 2007ء) کی تشکیل

☆ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کے تقاضوں کے مطابق خردہ کلیئرنگ چکتائی کی دوبارہ تطبیق کرنا

☆ تمام شریک بینکوں کی جانچ اور تربیت

☆ بینکوں کے ساتھ منڈی کی ریہرسل (بطور مشق)

☆ سسٹم کا آغاز

بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کے اثرات

☆ بینکوں کو سہولت حاصل ہوگی کہ فنڈز بروقت وصول/ ادا کرسکیں، ترسیل کے بدلے ادائیگی کی بنیاد پر سرکاری تمسکات فروخت کرسکیں، یعنی فروشندہ کو بروقت ادائیگی کرنے پر ہی تمسکات خریدار کے کھاتے میں منتقل کی جائیں گی، اس طرح خطرے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوگا۔

☆ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام میں مرکزی کثیر الجہتی ارتباط سے بینک اپنی سیالیت کے مفید استعمال کے قابل ہوسکیں گے، قبل ازیں خردہ کلیئرنگ کے لیے انہیں اسٹیٹ بینک بی ایس سی دفاتر میں مختلف جاری کھاتوں کو برقرار رکھنا پڑتا تھا۔

☆ بینکوں کے کارپوریٹ صارفین بھی ہنگامی نوعیت کی ادائیگیوں کے لیے بروقت مجموعی چکتائی کا نظام استعمال کرسکیں گے۔

☆ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کے نفاذ سے ادائیگی کے دیگر علاقائی/ بین الاقوامی سسٹمز سے منسلک ہونے کا موقع ملے گا جہاں زرمبادلہ، سرکاری بانڈز، اور نجی ایکویٹی کی چکتائی کی جاسکے گی۔

☆ بروقت مجموعی چکتائی کا نظام بین البینک منڈی کی نگرانی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی اہلیت میں بھی اضافے کا باعث بنے گا اور اس سلسلے میں آن لائن معلومات فراہم کرے گا۔

5.4 ریٹیل ادائیگی کے طریقوں کی کارکردگی

5.4.1 ریٹیل ادائیگی کا طریقہ

رقوم کی منتقلی کا حجم اور قدر بڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں کاروباری اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے جو ملک کی اقتصادی نمو کے لیے مثبت اشارہ ہے۔ریٹیل ادائیگی میں کاغذی طریقے (جیسے چیک) اور برقی بینکاری (جیسے اے ٹی ایم، پی او ایس، آئی وی آر، انٹرنیٹ، موبائل وغیرہ) دونوں کے ذریعے بڑے حجم اور کم قدر والے لین دین نمٹائے

جاتے ہیں۔ مالی سال 2008ء کے دوران خردہ ادائیگی میں لین دین کی تعداد 8.4 فیصد نمو کے ساتھ 462.2 ملین تک جا پہنچی جبکہ ان کی مجموعی قدر 21.8 فیصد اضافے کے ساتھ 151.56 ٹریلین روپے ہوگئی (دیکھیے **شکل 5.1 (الف)** اور **5.1 (ب)**)۔

شکل 5.1 (الف): لین دین کی تعداد

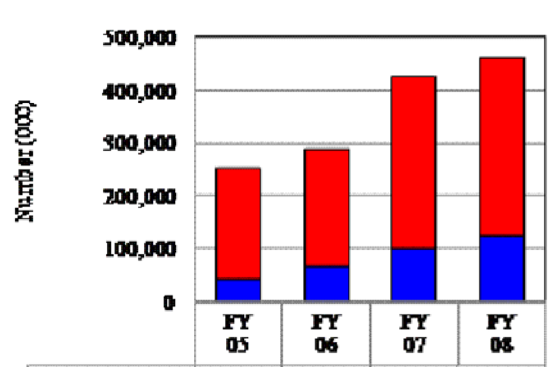

	FY 05	FY 06	FY 07	FY 08
Paper Based	206,428	218,857	324,219	336,833
Electronic Based	43,687	67,774	99,367	125,379

شکل 5.1 (ب): لین دین کی رقم

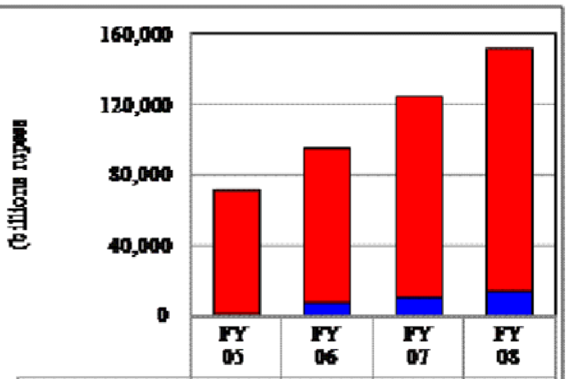

	FY 05	FY 06	FY 07	FY 08
Paper Based	70,363	87,851	113,655	137,874
Electronic Based	1,291	7,040	10,497	13,683

5.4.2 کاغذی لین دین اور لین دین بذریعہ برقی بینکاری

کاغذ کے ذریعے لین دین کی تعداد 3.1 فیصد نمو کے ساتھ 336.8 ملین ہوگئی جبکہ قدر 137.8 ٹریلین روپے تک جا پہنچی۔ کاغذی لین دین میں سب سے بڑا حصہ چیکوں کا تھا۔ بلحاظ تعداد 93 فیصد اور بلحاظ قدر 91 فیصد کاغذی لین دین چیکوں کے ذریعے کیا گیا۔ اسی طرح برقی بینکاری میں چونکہ آسانی اور سہولت ہے اس لیے یہ طریقہ تعداد اور قدر دونوں کے لحاظ سے خاصی تیزی سے رائج ہو رہا ہے۔ بذریعہ برقی بینکاری لین دین کی تعداد مذکورہ عرصے کے دوران 25.4 فیصد نمو سے 125.4 ملین تک جا پہنچی جبکہ اس لین دین کی قدر 32.3 فیصد نمو کے ساتھ 13.68 ٹریلین روپے ہوگئی۔ برقی بینکاری میں مقبول ترین طریقہ اے ٹی ایم ہے جسے 54 فیصد لین دین میں استعمال کیا گیا تاہم قدر کے معاملے میں آر ٹی او بی سے لین دین 96 فیصد رہا۔

5.5 سوئفٹ سروس بیورو

سوسائٹی فار ورلڈ وائڈ انٹربینک فنانشل ٹیلی کمیونی کیشنز (سوئفٹ) نے اپنے صارفین کے لیے ''سوئفٹ سروس بیورو'' کے نام سے ایک مؤثر طریقہ کار پیش کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے علاقے میں موجود سوئفٹ کے دیگر پارٹنرز سے ملنے والی تجاویز پر غور وخوض کیا جبکہ میسرز ایسٹ نیٹس، دبئی نے پاکستان میں سوئفٹ سروس بیورو کے قیام کی منظوری دی۔ اس بیورو سے پاکستان میں بینکوں کو درج ذیل فوائد حاصل ہوں گے:

☆ معاہدے کے تحت خدمات کی 99.5 فیصد یقینی دستیابی
☆ سالانہ انتظامی اخراجات میں غیر ملکی کرنسی میں 60 فیصد بچت
☆ مقامی طور پر مینٹی ننس کی سہولت
☆ دبئی اور ترکی میں واقع بیورو سے حسب ضرورت اضافی تعاون دستیاب ہے جس سے آپریشنل خطرات کم ہو جائیں گے
☆ سوئفٹ سلوشن پارٹنرز (ایسٹرن نیٹ ورکس) مقامی طور پر موجود ہیں جو سوئفٹ کمیونٹی کو تربیت دیں گے۔

5.6 اے ٹی ایم نیٹ ورک کی کارکردگی میں اضافہ

پاکستان میں 'ایم نیٹ' اور 'ون لنک' اے ٹی ایم کے دو سوئچ آپریٹر ہیں جو اے ٹی ایم کے نیٹ ورک کے انتہائی اہم دست و بازو ہیں۔ یہ دونوں ملک کے طول و عرض میں اے ٹی ایم سے رقوم کے لین دین کی روٹنگ (routing) سہولت فراہم کرتے ہیں۔ شروع میں 'ایم نیٹ' اور 'ون لنک' الگ الگ کام کر رہے تھے تاہم اسٹیٹ بینک نے ان دونوں کا اشتراک قائم کرنے کے لیے اقدامات کیے تاکہ دونوں سوئچز کے صارفین اپنے سوئچ کے ساتھ ساتھ دوسرے سوئچ سے بھی لین دین کی سہولت حاصل کرسکیں۔ ان دونوں سوئچز کی کارکردگی میں اضافے کے لیے بعض اقدامات پر کام جاری ہے:

5.6.1 'ایم نیٹ' اور 'ون لنک' کے درمیان ایس ایل اے اور ایس او پی

ادائیگیوں کے نظام کے درست طور پر چلنے کے لیے دونوں سوئچز میں ہم آہنگی لازمی ہے۔ 30 جون 2008ء تک 28 بینک 'ون لنک' پر اور 10 'ایم نیٹ' پر باہم منسلک تھے۔ برقی بینکاری کے مؤثر طریقے سے کام کرنے کے لیے قابل بھروسہ انفرااسٹرکچر بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے دونوں اے ٹی ایم سوئچ آپریٹرز کے ساتھ گفت و شنید کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں 'سروس لیول ایگریمنٹس' (ایس ایل اے) اور 'اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز' (ایس او پی) تیار کیے جارہے ہیں۔ حتمی صورت اختیار کرنے پر اسٹیٹ بینک کے اس اقدام سے اے ٹی ایم سروس بہتر ہوگی اور آپریٹنگ پروسیجرز بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ ہوسکیں گے۔ ایس ایل اے میں طے کردہ طریقہ کار کے تحت سوئچز اور بینکوں کے نمائندوں پر مشتمل نگراں کمیٹی معیارات کی پابندی کی نگرانی کررہی ہے۔

5.6.2 اے ٹی ایم کی رقم اور مشین کی خرابی سے نمٹنا

اے ٹی ایم پاکستان میں برقی بینکاری کا مقبول عام طریقہ بن چکا ہے۔ مالی سال 2008ء میں 54 فیصد برقی لین دین میں اے ٹی ایم استعمال ہوئیں تاہم اے ٹی ایم میں خرابیوں کی شکایات بھی بڑھ رہی ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں کو ہدایات جاری کیں کہ وہ اے ٹی ایم میں رقم کی دستیابی کو یقینی بنائیں اور مشین کی ممکنہ خرابیوں دور کریں تاکہ متعلقہ شکایات کا ازالہ ہوسکے، اور بالخصوص رمضان، عید کی چھٹیوں اور تعطیل کے دیگر طویل وقفوں کے دوران صارفین کو اے ٹی ایم سے رقوم کی فراہمی جاری رہے۔ 'ون لنک' اور 'ایم نیٹ' سوئچز کے تمام رکن بینکوں کو بھی ہدایات جاری کردی گئیں کہ وہ مشین میں رقم کے مکمل/ جزواً واپس چلے جانے یا رقم نکالنے کا عمل یکسر ناکام ہونے جیسے نامکمل لین دین پر منہا کیے گئے چارجز صارفین کو واپس کریں۔

5.6.3 اے ٹی ایم پر یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی

یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی صارفین، یوٹیلیٹی اداروں اور بینکوں کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہوچکی ہے۔ صارفین آسانی اور تحفظ کے متلاشی ہیں، یوٹیلیٹی ادارے بروقت ادائیگی چاہتے ہیں جبکہ بینکوں کی خواہش ہے کہ وہ ادائیگی کے مناسب لاگت والے ذرائع صارفین کو مہیا کریں۔ اس مرحلے پر اسٹیٹ بینک نے اقدام کرتے ہوئے برقی بینکاری کے طریقے کو رائج کرنے کی کوشش کی جس سے تینوں وابستہ عناصر کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملی۔

بعض بینکوں نے اے ٹی ایم کے ذریعے یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی کی سہولت کا آغاز کردیا ہے۔ ایک منصوبے پر کام جاری ہے جس کے تحت سوئچ کی سطح پر یہ سہولت فراہم کی جائے گی۔

5.6.4 اے ٹی ایم پر آپریشنل ہدایات

اسٹیٹ بینک برقی بینکاری کے طریقوں پر صارفین کا اعتماد بڑھانے کو بے حد اہمیت دیتا ہے اور یہ اسی وقت بڑھ سکتا ہے جب صارفین کو رقوم کی منتقلی میں تحفظ اور آسانی ملے، چنانچہ اس نے مالی شعبے کے ساتھ گفت وشنید کے بعد اے ٹی ایم کے حوالے سے بینکوں کے لیے رہنما ہدایات جاری کیں جن میں علاوہ دیگر امور کے، ان سے کہا گیا کہ وہ اے ٹی ایم کے آس پاس خفیہ نگرانی کے کیمرے نصب کریں، روشنی/قفل کا مناسب انتظام کریں، ہر وقت دستیاب مددگار سروس دیں، صارفین کو آگاہی دیں اور ان کی شکایات کا ازالہ کریں۔

5.6.5 بذریعہ اے ٹی ایم لین دین کے مسائل کا تصفیہ

بین البینک/سوئچز کے مابین لین دین کا بروقت تصفیہ اس لحاظ سے بے حد اہم ہے کہ مالی اداروں کی ریٹیل ادائیگی میں قرضے کے خطرات سے نمٹنا جا سکے۔اے ٹی ایم سوئچز کے باہم منسلک ہونے کے بعد سے اے بی این ایمرو بینک 'ون لنک' اور ایم سی بی 'ایم نیٹ' کی طرف سے ایجنٹ برائے تصفیہ کام کر رہے تھے۔اس سے بینکوں پر یہ فریضہ عائد ہوا کہ وہ 'ون لنک' کے ساتھ ساتھ 'ایم نیٹ' کے پاس بھی اپنے اکاؤنٹ برقرار رکھیں جس کی وجہ سے وہ اضافی سیالیت کو روکنے کا باعث بن رہے تھے۔اس کے علاوہ بینکوں کی طرف سے قرضے کا خطرہ بھی تھا اور ان کے لاکھوں روپے مالیت کے تصفیہ طلب مسائل مذکورہ دونوں بینکوں اے بی این ایمرو اور ایم سی بی کے پاس اکٹھے ہو چکے تھے۔

بی آئی ایس کے بنیادی اصولوں کی پابندی، اور ادائیگی اور چکتائی کے نظام کی تسلیم شدہ بین الاقوامی روایات پر عمل کرتے ہوئے اے ٹی ایم سے لین دین کے تمام تصفیے کرانے کی ذمہ داری یکم جولائی 2008ء سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان، بینکنگ سروس کارپوریشن، کراچی دفتر کے سپرد کر دی گئی ہے۔اے بی این ایمرو نے 'ون لنک' کے رکن بینکوں کے تمام کرنٹ اکاؤنٹس بند کر کے بقایا جات ان کے حوالے کر دیے ہیں۔

5.6.6 تصفیے کے وقت کی ہم آہنگی

اسٹیٹ بینک کی خواہش ہے کہ نظام میں بہتری لا کر چکتائی اگلے دن کی بجائے اسی روز کرائی جائے اور بالآخر ایسا ہو کہ ایک دن میں چکتائی کے کئی کئی ادوار چلیں تاکہ ملک میں ادائیگی کے نظام کی اہلیت بڑھتی جائے۔

ایک نمایاں پیش رفت یہ ہے کہ 'ایم نیٹ' کی طرح 'ون لنک' بھی اپنے سوئچز کی اے ٹی ایم سے ہونے والے تمام لین دین کے بینک وار گوشوارے 27 جون 2008ء سے رات ٹھیک بارہ بجے تیار کرنے پر آمادہ ہو گیا۔قبل ازیں یہ عمل صبح 6 بجے کیا جاتا تھا۔اس کے نتیجے میں دونوں سوئچ آپریٹرز کے مابین ہم آہنگی، اور اے ٹی ایم آپریشنز میں یکسانیت پیدا ہوگی، نیز کمرشل بینک اپنی چکتائی مختصر ترین ممکنہ وقت میں اور کم سے کم وسائل میں مکمل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

5.6.7 سوئچز کی مشترکہ کمیٹی

خود انتظامی کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 'ایم نیٹ' اور 'ون لنک' سوئچز کے سی ای اوز اور چنیدہ رکن بینکوں کے نمائندوں پر مشتمل سوئچز کی مشترکہ کمیٹی بنائی ہے جس کا مقصد دونوں سوئچز کے پاس پہنچنے والے مسائل کو تیزی سے حل کرنا اور دونوں کے روزمرہ امور اور آئی ٹی پروسیسز میں ہم آہنگی لانا ہے۔

5.6.8 سوئچز میں باہم مطابقت ہونا

'ایم نیٹ' اور 'ون لنک' مختلف طرح کی ٹیکنالوجی استعمال کر رہے ہیں، پروٹوکول میں آنے والے فرق کی وجہ سے حل طلب مسائل کا ایک انبار جمع ہو جاتا ہے۔واحد اور قابل فہم پروٹوکول کی اہمیت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے 'ایم نیٹ' اور 'ون لنک' دونوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ٹرانزیکشن رسپانس کوڈز (transaction response codes) 'ون ٹو ون' کی بنیاد پر تشکیل دیں، یعنی دونوں کے کوڈز میں باہم یکسانیت ہو۔اس وقت 'ون لنک' کے 100 کوڈز ہیں جبکہ 'ایم نیٹ' کے 73 ہیں۔کوڈز کی 'ون ٹو ون' تشکیل کے بعد دونوں سوئچز ایک دوسرے کی اے ٹی ایم کو زیادہ بہتر طور پر آپریٹ کر سکیں گے۔

5.6.9 تباہ کاری کی صورت میں کام جاری رکھنے کا منصوبہ/بحالی/سوئچز کا متبادل

مذکورہ دونوں سوئچز ملک کے مالی نظام کے اہم اجزا کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں، اس لیے نہایت ضروری ہے کہ خدانخواستہ تباہ کن حالات پیش آ جائیں تب بھی ان کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے۔

’ایم نیٹ‘ اور’ون لنک‘ باہم منسلک ہونے کے لیے فی الحال سنگل چینل استعمال کرتے ہیں۔ برقی چینلز کی اہمیت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے دونوں سوئچز کو اپنے اپنے منصوبے پیش کرنے کی ہدایت کی ہے کہ وہ تباہ کاری کی صورت میں کام جاری رکھنے/ تباہی سے بحالی/ بحران سے نمٹنے کے لیے کیا کریں گے۔

5.7 دستاویزی آلات کی کلیئرنگ

لین دین کی کلیئرنگ کرنا ادائیگی کے نظام کا ایک اہم وظیفہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے یہ وظیفہ نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (این آئی ایف ٹی) کو سونپا گیا ہے۔ این آئی ایف ٹی نے 15 سینٹر قائم کیے ہیں جو چاروں صوبوں کے 15 بڑے شہروں اور 80 سے زائد چھوٹے شہروں اور قصبات کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ این آئی ایف ٹی کے علاوہ نیشنل بینک آف پاکستان بھی ان تمام علاقوں میں کلیئرنگ اور تصفیے کی خدمات فراہم کررہا ہے جہاں این آئی ایف ٹی اور اسٹیٹ بینک کے دفاتر موجود نہیں ہیں۔ این آئی ایف ٹی نے ڈالر کے 11 ہزار 530 مقامی آلات کی کلیئرنگ بھی انجام دی جن کی مجموعی مالیت 354.86 ملین ڈالر تھی۔

5.8 کاغذی دستاویزات کی یکسانیت اور ایس ایل اے

این آئی ایف ٹی نے کلیئرنگ کے جو اعداد وشمار جمع کرائے ان کے جائزے میں دیکھا گیا کہ ادائیگی کے 39 فیصد کاغذی طریقے غیر یکساں قرار دیے گئے۔ غیر یکساں چیکوں کی پروسیسنگ پر بینکوں کو ایک طرف اضافی لاگت برداشت کرنی ہوتی تو دوسری طرف یہ کلیئرنگ میں تاخیر کا سبب بنتے ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں سے کہا کہ وہ ادائیگی کے چیک، ڈیمانڈ ڈرافٹ، پے آرڈر وغیرہ جیسے طریقوں میں یکسانیت لائیں۔ اس مسئلے کو حل کرانے اور ملک میں کلیئرنگ کے پروسیس کو یکساں بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے پے منٹ سسٹمز ڈپارٹمنٹ نے تمام کمرشل بینکوں کے ساتھ فرداً فرداً میٹنگ کی ہے اور انہیں تمام غیر یکساں کاغذی دستاویزات کی جگہ یکساں دستاویزات رائج کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ تمام بینک دسمبر 2008ء تک اس پر مکمل عمل درآمد کرلیں گے۔

این آئی ایف ٹی کے تعاون سے سروس لیول اگریمنٹ (ایس ایل اے) تیار کیا جارہا ہے جس سے کلیئرنگ سرگرمیوں کی خدمات کا معیار بہتر ہوگا اور لاگت میں کمی کا فائدہ عام صارف کو پہنچے گا اور بحیثیت مجموعی بینکاری کی پوری صنعت کو فائدہ ہوگا۔

5.9 تیسرے فریق کی اے ٹی ایم کے بارے میں ہدایات

رقم کی منتقلی کے برقی طریقوں میں اے ٹی ایم سب سے مقبول ہے۔ جن جگہوں پر صارف کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے، یعنی تجارتی اور خریداری مراکز میں، وہاں دستیابی اس کی افادیت کو بڑھا دیتی ہے۔ فی الحال آف سائٹ اے ٹی ایم بہت کم تعداد میں نصب ہیں چنانچہ پے منٹ سسٹمز ڈپارٹمنٹ نے مذکورہ مقامات پر تیسرے فریق کو کسی بھی لائسنس یافتہ کمرشل بینک کے تعاون سے اے ٹی ایم نصب کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس سلسلے میں جامع ہدایات تیار کی جارہی ہیں اور انہیں جلد جاری کردیا جائے گا۔

5.10 زرِ برقی (e-money) پر پالیسی پیپر

چھوٹے پیمانے کی خردہ ادائیگیوں کے معاملے میں زرِ برقی بڑی گنجائش کا حامل ہے کیونکہ اس میں لاگت، وقت، قطعیت، تحفظ وغیرہ جیسی سہولتیں پائی جاتی ہیں۔ زرِ برقی کے حوالے سے منصوبے متعدد ملکوں میں کامیابی کے ساتھ شروع کیے جاچکے ہیں جن کے فوائد بے مثال رہے ہیں۔ زرِ برقی جلد یا بدیر دنیا کے ہر حصے میں ایک حقیقت بن جائے گا۔ پے منٹ سسٹمز ڈپارٹمنٹ نے زرِ برقی پر ایک پالیسی پیپر کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد اسٹیٹ بینک کے اندر اور باہر وابستہ عناصر سے ان کی رائے حاصل کرنا ہے۔ اس پالیسی پیپر سے پاکستان میں زرِ برقی کے اجرا اور استعمال کے بارے میں قواعد وضوابط مرتب کیے جاسکیں گے۔

باکس 5.2: ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ کے غلط استعمال کی روک تھام

مقامِ خریداری کے ٹرمینلز پر پرسنل اکاؤنٹ نمبر کا اخفا

شعبہ نظام ادائیگی (پی ایس ڈی) نے کمرشل بینکوں کے اشتراک سے پرسنل اکاؤنٹ نمبر کے اخفا کی مشق شروع کی جس میں مقامِ خریداری کے تمام ٹرمینلز کو دوبارہ اس طرح تشکیل دیا گیا کہ وہ لین دین کی صرف مرموز (encrypted) پرچی کو پرنٹ کرسکیں۔ یہ مشق 30 جون 2008ء کو کامیابی کے ساتھ مکمل ہوئی جس کے دوران ملک کے طول وعرض میں خریداری کے مقامات (جیسے پٹرول پمپ، شاپنگ سینٹر، وغیرہ) پر نصب 54 ہزار سے زائد ٹرمینلز کو دوبارہ اس طرح تشکیل دیا گیا کہ وہ پرسنل اکاؤنٹ نمبر کو خفیہ رکھ سکیں۔ اب پاکستان میں ڈیبٹ/کریڈٹ/ اسمارٹ کارڈ کے تمام حاملین اپنے کارڈز کو ملک کے طول وعرض میں کہیں بھی اطمینان سے استعمال کر سکتے ہیں، خواہ خریداری کی رقم کتنی ہی ہو، اور پرچی پر ان کی ذاتی معلومات درج نہیں ہوں گی جن کے افشا کا انہیں کوئی خوف ہو۔ اسی طرح مقامِ خریداری کے وہ ٹرمینلز جن میں پرسنل اکاؤنٹ نمبر کے اخفا کی سہولت فراہم کرنے کی اہلیت موجود نہ تھی انہیں تبدیل کر کے مذکورہ معلومات کے اخفا کی اہلیت رکھنے والے ٹرمینلز نصب کرنے کی تمام بینکوں کو ہدایت کی گئی۔ پرسنل اکاؤنٹ نمبر کے ہمراہ اور نمبر کے بغیر، لین دین کی دونوں پرچیوں کا نمونہ باکس 5.3 میں دیا گیا ہے۔

حاملِ کارڈ کے دستخط کی تصدیق

ملک میں ڈیبٹ/ کریڈٹ/ اسمارٹ کارڈ کے استعمال میں دھوکہ دہی کے واقعات کی روک تھام کے لیے دستخط کی تصدیق سے اہم معاونت ملتی ہے۔ چنانچہ ان اقسام کے کارڈز جاری کرنے والے تمام بینکوں کو اسٹیٹ بینک نے خاص طور پر ہدایت کی کہ وہ ملک کے طول وعرض میں موجود اپنے تاجروں میں یہ اہلیت پیدا کریں کہ وہ حاملِ کارڈ کے لین دین کی پرچی پر موجود دستخط کا موازنہ/ تصدیق کرسکیں۔ ان میں فرق پایا جائے تو سودے سے انکار کردیں۔

چپ (chip) اور ذاتی شناختی نمبر (پِن یا پی آئی این)

بذریعہ کارڈ خریداری کا عمل محفوظ بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کریڈٹ کارڈز پر چِپ اور پِن کے قواعد نافذ کرنے کے لیے 2005ء سے کوشاں ہے۔ 'ویزا' نے بھی ایشیا و بحرالکاہل کے خطے میں اپنے رکن بینکوں کو 'ای ایم وی' قواعد پر عمل درآمد 2010ء تک مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے، پاکستان میں موجود تمام رکن بینکوں نے اس پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ پاکستان میں اس وقت مقام خریداری کے 70 فیصد ٹرمینلز 'ای ایم وی' قواعد پر عمل پیرا ہیں اور تحویل میں لینے والے بینک موجودہ ٹرمینلز کی جگہ 'ای ایم وی' قواعد سے ہم آہنگ ٹرمینلز نصب کرنے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔

فراڈ اداروں/ افراد کے ڈیٹا بیس کی تیاری

دیکھا گیا ہے کہ بعض دکاندار، حاملِ کارڈ، کوریئر کمپنیاں، اور حتیٰ کہ بینک ملازمین فراڈ خریداریوں میں ملوث ہیں یا وہ حاملِ کارڈ کی ذاتی معلومات اس کی اجازت کے بغیر دوسرے بینکوں کو فراہم کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی ہدایت پر پی بی اے تمام کمرشل بینکوں کی مشاورت سے ایک ایسا ڈیٹا بیس تیار کرے گا جس میں فراڈ سرگرمیوں میں ملوث تمام دکانداروں، حاملینِ کارڈ، کوریئر کمپنیوں کے بارے میں معلومات درج ہوں گی، اور یہ ڈیٹا بیس پاکستان میں ڈیبٹ/ کریڈٹ/ اسمارٹ کارڈ کے غلط استعمال کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوگا۔

ہر سودے کی بذریعہ ایس ایم ایس اطلاع

پاکستان میں ڈیبٹ/ کریڈٹ/ کارڈ کے غلط استعمال کے امکانات مزید کم کرنے کے لیے، کارڈ جاری کرنے والے تمام بینکوں نے ایس ایم ایس سسٹم کے نفاذ پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس نظام کے تحت ہر ایک سودے/ لین دین کے بعد حاملِ کارڈ کو ایس ایم ایس ارسال کیا جائے گا جس میں اس کے کارڈ پر کیے جانے والے سودے/ لین دین کے بارے میں اسے مطلع کیا جائے گا۔ ہونے والے سودے/ لین دین کی اس طریقے سے فوری نگرانی ہوسکے گی جس سے جعلی سودوں کے واقعات کم ہوجائیں گے اور پلاسٹک منی پر صارف کا اعتماد بڑھے گا۔
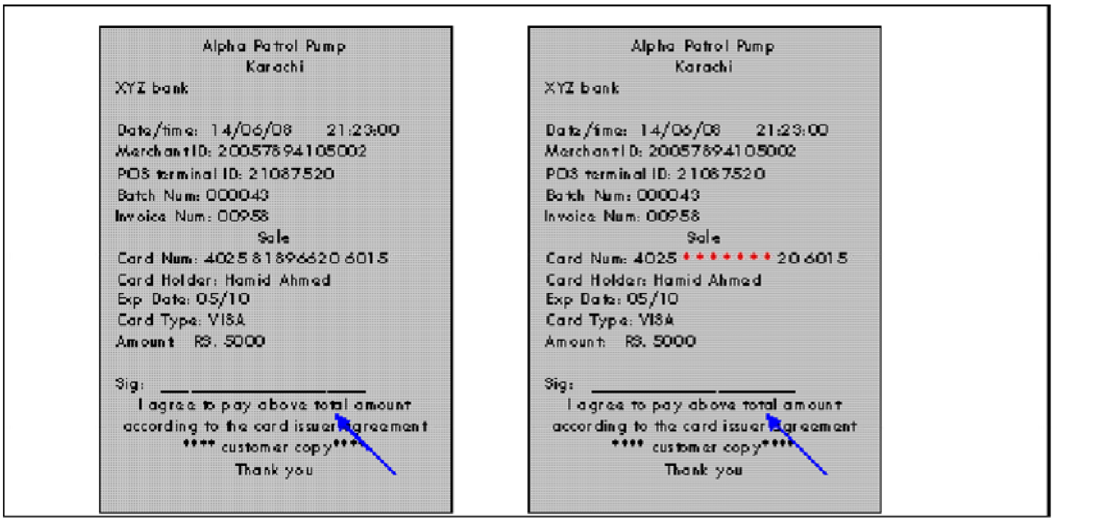
باکس 5.3: سودے کی پرچیوں کا نمونہ